REGD No 305

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
ماہوار ۲½ ״

فی پرچہ ۱ ار

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۹ امان ۱۳۳۰ ہش ۲۹ مارچ ۱۹۵۱ء | نمبر ۷۵

پنجاب اسمبلی میں پارٹی پوزیشن

لاہور ۲۸ مارچ۔ آج سرکاری طور پر ۱۸۱ نشستوں کا اعلان کر دیا گیا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ یونیورسٹی نشست کے علاوہ باقی تمام نشستوں کی گنتی کل تک ختم ہو جائیگی۔ آج ارکان اسمبلی کی پارٹی پوزیشن یہ ہے۔

مسلم لیگ	۱۳۵	جناح عوامی مسلم لیگ	۲۷
آزاد پاکستان پارٹی	۱	جماعت اسلامی	۱
انڈی پنڈنٹ	۱۳	پاکستانی مسیحی اور اینگلو پاکستانی	۴

آج کامیاب ہونے والے امیدواروں میں پنجاب مسلم لیگ کے سابق صدر مولوی عبد الباری کا نام قابل ذکر ہے۔ آپ ضلع لائل پور سے جناح عوامی لیگ کے ٹکٹ پر کامیاب ہوئے ہیں۔

آبادان میں برطانوی جنگی جہاز پہنچ گئے

طہران ۲۸ مارچ۔ آج فدایان اسلام کے ۸ اور رکن گرفتار کر لیے گئے۔ انہوں نے نئے ایرانی وزیر اعظم حسین اعلیٰ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔

آج برطانیہ کے دو چھوٹے جنگی جہاز آبادان کی بندرگاہ میں پہنچ گئے۔ ان کے علاوہ ایک جائزہ لینے والا جہاز عام گشت کے لیے بھی پہنچ گیا ہے۔

آج مزدوروں نے اصفہان کے گورنر جنرل کے دروازے توڑ کر اس کی قیامگاہ میں گھس جانے کی کوشش کی جس پر ان کا پولیس سے تصادم ہو گیا۔ اور بعض مزدور اور سپاہی بُری طرح زخمی ہو گئے۔ مجمع پر قابو پا لیا گیا۔

پنڈت نہرو کا ایک اور بیان

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ پنڈت نہرو نے اپنی پارلیمنٹ میں کہا۔ برطانوی نمائندے مسئلہ کشمیر سے افسوسناک لاعلمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ فوجوں کے انخلا کے معاملے میں ہندوستان ثالثی کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ آج ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے اقوام متحدہ پر مسئلہ کشمیر سے علیحدہ ہونے پر زور دیا جائے۔ اور اگر ایک معینہ میعاد کے اندر پاکستان آزاد کشمیر کو خالی نہ کرے۔ تو اسے جنگی کارروائی سمجھا جائے گا۔

مختصرات

قاہرہ ۲۸ مارچ۔ آج مصری پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں ایک بل سویز کی کمپنی کو قومی ملکیت میں لینے کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ حصہ داروں کو سرکاری تمسکات کی صورت میں ادائیگی کی جائے۔

کراچی ۲۸ مارچ۔ سفینے سے کراچی سے ساحل مکران اور خلیج فارس کی بندرگاہوں کے درمیان ایک نئی بحری سروس جاری ہو گی۔

بغداد ۲۸ مارچ۔ حکومت عراق بصرہ سے کراچی تک براستہ کویت اور بحرین ایک نئی ہوائی سروس کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

بجٹ پر ایک نظر

۵۲-۱۹۵۱ء

آمد۔ اکیس کروڑ تریسٹھ لاکھ بارہ ہزار روپے

خرچ۔ اکیس کروڑ سینتالیس لاکھ پچیس ہزار روپے

بچت۔ پندرہ لاکھ ستاسی ہزار روپے

بچت سال ۵۱-۱۹۵۰ء۔ ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ بانوے ہزار روپے

رفاہِ عامہ کے محکموں کے لیے ساڑھے نو کروڑ روپے

توسیع و ترویج تعلیم کے لیے تین کروڑ نو لاکھ روپے

صحت عامہ کے محکموں کے لیے۔ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے

سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لیے تین کروڑ چودہ لاکھ روپے

سوت اور کپڑے کے کارخانوں کے لیے۔ ڈیڑھ کروڑ روپے

کوئی نیا ٹیکس نہیں ہے۔

فصل پر سیلاب ٹیکس منسوخ کر دیا گیا ہے۔

۵۲-۱۹۵۱ء کے لئے پنجاب کا چوتھا توفیری میزانیہ - ۱۵ لاکھ ستاسی ہزار کی بچت

لاہور ۲۸ مارچ۔ گورنر پنجاب فضیلت مآب سردار عبد الرب نشتر نے آج ایک پریس کانفرنس میں پنجاب کے سال آئندہ کے بجٹ پر روشنی ڈالتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ صوبے کی مالی حالت بنیادی طور پر نہایت اچھی ہے۔ اور اس بات کے واضح امکانات موجود ہیں۔ کہ آئندہ سالوں میں صوبہ ہر لحاظ سے نمایاں ترقی کر سکے گا۔ — رفاہی محکموں اور ترقی کے نئے منصوبوں کے لیے خطیر رقمیں منظور کرنے کے باوجود بجٹ میں ۱۵ لاکھ ۸۷ ہزار کی بچت دکھائی گئی ہے۔ بجٹ کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے۔ کہ نہ صرف کوئی نیا ٹیکس تجویز نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ سیلاب کے باعث گذشتہ فصل کے موقعہ پر جو ٹیکس لگایا گیا تھا۔ اسے بھی منسوخ کر دیا گیا ہے۔ آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ علی الترتیب ۲۱ کروڑ ۶۳ لاکھ بارہ ہزار اور ۲۱ کروڑ ۴۷ لاکھ ۲۵ ہزار ہے۔ یہ اعداد و شمار بعد از تقسیم کے گذشتہ بجٹوں سے ہی نہیں۔ بلکہ غیر منقسم پنجاب کے بجٹ سے بھی زیادہ ہیں۔ ۴۷-۱۹۴۶ء میں متحدہ پنجاب کی آمدنی ۲۴ کروڑ ۸۱ لاکھ تھی۔ اس میں ۴ کروڑ ۵۳ لاکھ کی وہ غیر معمولی رقم بھی شامل تھی۔ جو سرکاری اراضی کی فروخت سے حاصل ہوئی تھی۔ تقسیم سے قبل ہر میزانیہ میں ایسی آمدنی کی ایک مستقل مد ہوا کرتی تھی۔ جو اب ان زمینوں پر مہاجرین کی آبادکاری کے باعث کالعدم ہو چکی ہے۔ مزید برآں اب صوبے کو انکم ٹیکس کا وہ معتدبہ حصہ بھی نہیں مل رہا ہے۔ جو تقسیم سے قبل ملا کرتا تھا۔ بجٹ کا دوسرا نمایاں پہلو یہ ہے۔ کہ اس میں رفاہِ عامہ کے محکموں کے لیے رقمیں مخصوص کرنے میں نہایت فراخدلی سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ سال آئندہ کے بجٹ میں ان محکموں کے لیے ۷ کروڑ روپے کی گنجائش نکالی گئی ہے۔ یہ رقم کل اخراجات کا ۳۲ فی صدی ہے۔ گذشتہ سال اس کی شرح ۲۸ فی صدی اور تقسیم سے قبل صرف ۲۶ فی صدی تھی۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے آئندہ سال ۲½ کروڑ روپے کی ایک خطیر رقم دینی منظور کی ہے۔ جو بجٹ میں شامل نہیں ہے۔ یہ ساری کی ساری رقم بھی رفاہِ عامہ کے کاموں پر ہی خرچ کی جاویگی — صوبے کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ بجٹ اردو میں پیش کیا گیا۔ گورنر پنجاب نے اس بارے میں پہل کر کے دوسرے صوبوں کے لیے مثال قائم کر دکھائی۔

تخمینہ جات بابت ۵۱-۱۹۵۰ء

۵۱-۱۹۵۰ء کے تخمینہ جات میزانیہ میں ۱۹ کروڑ ۷۸ لاکھ کی آمدنی اور انیس کروڑ ۴ لاکھ کے خرچ کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ لیکن اصل صورت حال کی روشنی میں آمدنی بائیس کروڑ ۴۸ ہزار خرچ بیس کروڑ ۷۱ لاکھ ۵۶ ہزار اور بچت ایک کروڑ ۲۸ لاکھ ۹۲ ہزار روپے ظاہر ہوئی۔ آمدنی کی رقم میں وہ دو کروڑ روپے بھی شامل ہیں۔ جو مرکزی حکومت نے سیلاب کے اخراجات کے سلسلے میں صوبائی حکومت کو بطور امداد عطا کئے۔ ۵۱-۱۹۵۰ء میں ایک کروڑ ۲۹ لاکھ روپے سے زیادہ کی بچت ہوتی۔ لیکن اول تو حکومت کو ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی وجہ سے ۵۰ لاکھ روپے کے زائد اخراجات برداشت کرنا پڑے۔ دوسرے گذشتہ سیلاب کے وقت حکومت کو ٹیکس اور آبیانے کی معافی اور ریلیف کے دوسرے کاموں پر تقریباً اڑھائی کروڑ روپیہ خرچ کرنا پڑا۔ جس کا معتدبہ حصہ مرکز نے ادا کیا۔ اگر مرکزی حکومت سے امداد نہ ملتی۔ اور محصول سیلاب عائد نہ کیا جاتا۔ نیز سیلز ٹیکس کے صوبائی حکومت کے حصہ میں غیر متوقع طور پر ۶۳ لاکھ روپے کا اضافہ نہ ہوتا۔ تو ۵۱-۱۹۵۰ء کے بجٹ میں بھاری خسارہ نکلتا۔ لیکن حکومت کی امداد اور سیلاب کے محصول کے باعث متوقع خسارہ ایک کروڑ ۲۹ لاکھ روپے کی بچت میں تبدیل ہو گیا۔ اب یہ رقم بھی آئندہ سال رفاہِ عامہ کے کاموں اور ترقی کی سکیموں پر خرچ کی جائیگی۔

تعلیم

۵۲-۱۹۵۱ء کے بجٹ میں تعلیم کے لیے تین کروڑ ۹ لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ چنانچہ اس دوران میں چھ سو نئے پرائمری سکول دو نئے ہائی سکول اور عورتوں کے دو گورنمنٹ کالج کھولے جائیں گے۔ مہاجر طلباء کی امداد کے لیے دس لاکھ روپے اور تعلیم بالغان کے سلسلے میں چھ لاکھ روپے منظور ہوئے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کو پانچ لاکھ روپے کی رقم دی جائیگی۔ علاوہ ازیں تین لاکھ روپے اس غرض کے لیے منظور کئے گئے ہیں۔ تاکہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے طلباء کو باہر بھجوایا جا سکے۔ گورنمنٹ کالج لائل پور میں طبیعات اور کیمیا کی تعلیم کے لیے ساٹھ ہزار روپے کی مزید گنجائش رکھی گئی ہے۔ چار مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں میں تبدیل کرنے کا بھی فیصلہ ہو رہا ہے۔ غیر سرکاری ثانوی مدرسوں کو بہتر طریق پر چلانے کی غرض سے بڑی بڑی رقمیں منظور کی گئی ہیں۔ ترقی سائنس ایسوسی ایشن پاکستان، انجمن ترقی اردو اور پاکستان آرٹ کونسل کو بھی امداد دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نیز سنٹرل ٹریننگ کالج اور لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج میں زیر تربیت طلباء و طالبات کو تیس تیس روپے کے ساڑھے تین سو وظیفے دیئے جائیں گے۔

صحت عامہ

صحت عامہ کے اغراض کے لیے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس میں ایک نیا میڈیکل کالج کھولنے کے انتظامات بھی شامل ہیں۔ یہ کالج ملتان میں کھولا جائیگا۔ اس کے غیر متوالی اخراجات کا اندازہ دو کروڑ روپے کیا گیا ہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

کراچی ——— ۲۸ مارچ

- سندھ اسمبلی نے ایک قرار داد کے ذریعہ مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کپاس کے برآمدی محصول کی آمد میں سے سندھ کو ایک معقول رقم دی جائے۔
- وزیر اعظم پاکستان کے پرائیویٹ سیکرٹری آغا عبد الحمید نے آج چارج چھوڑ دیا۔ آپ کل فلات کی وزارت عظمیٰ کا چارج لینے کے لیے فلات روانہ ہو جائیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی-اے-ایل-ایل-بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۱ء

تحریک جدید اور تبلیغ

جیسا کہ الفضل میں حالیہ مجلس شوریٰ کی کارروائی پڑھنے سے احباب کو معلوم ہؤا ہوگا۔ امسال حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید اور اس کے کام کے متعلق بھی خاص طور سے ذکر فرمایا ہے۔ ہر احمدی جانتا ہے کہ تحریک جدید کا چندہ کس عظیم کام کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔ اس لئے اس تحریک کو مضبوط سے مضبوط بنانے کی کتنی ذمہ واری احباب پر عاید ہوتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر سے یہ بھی احباب کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ گو تحریک جدید کا بجٹ بڑا شاندار ہے اور جو کام تحریک جدید کے ذریعہ ہو رہا ہے وہ بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے مگر دو سال سے اس کی آمد میں بہت کمی ہو گئی ہے حضور نے تقریر میں جو کچھ فرمایا ہے وہ ہمارے نامہ نگار کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

"تحریک کا بجٹ گو خوش کن ہے لیکن مالی لحاظ سے تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک حالات میں سے گذر رہی ہے۔ پچھلے دو سال سے چندوں کی وصولی میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ حالانکہ کام کی اہمیت اور اس کے خوشکن نتائج کے پیشِ نظر لوگوں میں قربانی کا جوش بڑھ جانا چاہیئے تھا"

احباب جانتے ہیں کہ بیرونی ممالک میں تبلیغ کا تمام بار تحریک جدید کی آمد پر ہے۔ اور بیرونی ممالک میں تمام دنیا شامل ہے۔ اس میں یورپ اور امریکہ جیسے متمول ممالک بھی شامل ہیں اور غریب ممالک بھی ہیں۔ ایک دنیا میں الٰہی پیغام پہنچانا تحریک جدید کی آمد پر منحصر رکھا گیا ہے۔ ذرا غور فرمانا چاہیئے کہ اتنا بڑا کام کتنے خرچ کا متمنی ہے۔ بے شک جماعت احمدیہ نے بیرونی ممالک میں مشن کھول رکھے ہیں۔ مگر اوّل تو اتنے مشن بھی چلانا جتنے کہ اس وقت موجود ہیں۔ تحریک جدید کی موجودہ آمد سے مشکل ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ تمام دنیا میں مؤثر حد تک اللہ تعالےٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے اتنے مشن کفایت بھی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ کام اتنا وسیع ہے اور اتنی قربانی چاہتا ہے کہ جیسا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:۔

"اگر احباب اس کی اہمیت کو سمجھ لیتے تو اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے اور انہیں تن کے کپڑے بھی بیچ ڈالنے میں دریغ نہ ہوتا"

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی وجہ ہی آخر کیا ہے سوا اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس کام کے لئے اس زمانہ میں مبعوث ہوئے ہیں وہ کام کیا جائے۔ جماعت احمدیہ کوئی تفریحی یا معاشرتی سوسائٹی یا سیاسی جماعت نہیں ہے نہ تو اس کی یہ غرض ہے کہ اپنے ارکان کے لئے زیادہ سے زیادہ دنیاوی سامان سمیٹنے میں ایک دوسرے کی مدد کی جائے اور نہ اس کی یہ غرض ہے کہ کسی ملک میں پارٹی بنا کر اس کی حکومت پر قبضہ کیا جائے۔ اس کی تو صرف ایک ہی غرض ہے اور صرف ایک اور وہ یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کا بول بالا کیا جائے۔ اسلام کا جھنڈا ہر دیس ہر وطن میں نصب کیا جائے۔ باریتعالےٰ کی توحید کا ڈنکا ساری دنیا میں بجایا جائے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی نظام ہر فرد بشر کے دل پر قائم کیا جائے۔ ایک احمدی کی زندگی کا یہی نصب العین ہے۔ اس کی زندگی کا وزن صرف ان باٹوں سے ہی کیا جا سکتا ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو کس قدر آگے دھکیلا ہے۔ آیا اس نے اپنی وسعت کے مطابق وہ جہاد کیا ہے یا نہیں جس کے لئے اس کو تیار کیا گیا ہے؟ ہر ایک احمدی جو بیعت میں داخل ہوتا ہے اسی دم سے وہ اس نصب العین کا سپاہی بن جاتا ہے۔ جس طرح ایک فوجی سپاہی کا مقصدِ حیات یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک کا دفاع اپنی پوری قوت کے ساتھ کرے۔ اسی طرح ایک احمدی جب احمدی بنتا ہے تو اسی وقت سے اس کا فرضِ منصبی جیسا کہ امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یہ ہو جاتا ہے کہ وہ اپنا سب کچھ تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دے۔ حتیٰ کہ ضرورت پڑے تو اپنے تن کے کپڑے بھی بیچ کر اس میں لگا دے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ

"بیرونی ممالک میں احمدیت کی روز افزوں ترقی اس امر کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ ہم وہاں اپنی مساعی کو اور زیادہ تیز کر کے خدائی منشاء کو پورا کریں۔ ہونا یہ چاہیئے کہ تحریک کا بجٹ منظور ہونے کے بعد اب کوئی فرد ایسا نہ رہے کہ جو تحریک جدید میں حصّہ نہ لے اور دوسروں سے بھی وعدہ پورا کرانے کا بیڑا نہ اٹھائے احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک کہ تمام وعدہ کرنے والوں سے ان کا وعدہ پورا نہ کروا لیں"

یہ الفاظ آپ ہی اپنی تشریح ہیں اس پر مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر احمدی جانتا ہے کہ یہ الفاظ وہی ہیں جو خود اس کے دل سے اٹھ رہے ہیں جو اس کی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اس لئے ہمیں پوری پوری امید ہے کہ امسال **۳۱ مارچ** کی فہرست پہلی ایسی فہرستوں پر فوقیت لے جائے گی اور حضور ایدہ اللہ کے سامنے پہلے سے بہت زیادہ تعداد وعدہ پورا کرنے والوں کے ناموں کی پیش ہوگی ❊

عزیز مجید احمد سلمہٗ کی شادی خانہ آبادی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

جیسا کہ اس سے قبل الفضل میں شائع ہو چکا ہے میرے چھوٹے لڑکے عزیز مرزا مجید احمد سلمہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب یکم اپریل ۱۹۵۱ء بروز اتوار قرار پائی ہے۔ میں جماعت کے تمام بزرگوں اور دوستوں اور عزیزوں اور قادیان کے درویشوں اور سب مخلص بہن بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس شادی کے متعلق دردِ دل سے دُعاء فرمائیں کہ ہمارا رحیم و کریم آسمانی آقا اسے دین و دنیا اور ظاہر و باطن اور حال و مستقبل کے لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور اس جوڑے اور ان کی نسل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک دعاؤں کا وارث کرے۔ اور اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور میری ساری اولاد کا حافظ و ناصر ہو اور دین کا خادم بنائے اور ہم سب کا انجام بخیر کرے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۷/۳/۵۱

نوجوانوں کا سہ ماہی رسالہ "الطارق"

جیسا کہ گذشتہ مشاورت پر فیصلہ ہؤا تھا کہ خدام الاحمدیہ سہ ماہی رسالہ "الطارق" اجراء کا انتظام کرے۔ ہم اس کی منظوری کے لئے کوشش شروع کر چکے ہیں۔ ارادہ ہے کہ جلد از جلد اس کا ایک نمبر شائع کیا جائے۔ پس صاحب ذوق وتعلیم یافتہ خدام سے درخواست ہے کہ وہ اس کے لئے مضامین بھجوائیں۔ مضامین مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت ہوں۔ خوبصورت لکھائی ہو مضامین علمی اور تحقیقی ہوں ورنہ شائع نہ ہو سکیں گے۔ بچوں کے لئے بھی مضامین ہوں اور بچوں کی طرف سے بھی مضامین لئے جا سکیں گے۔

(۱) دینی مسائل پر تحقیقی مضامین (۲) خدام کے لائحہ عمل کے مختلف شعبوں کے متعلق مضامین (۳) سائنسی معلومات و تجربات جو معلومات عامہ کے لئے مفید ہوں۔ (۴) خوراک و ورزش کے متعلق (۵) زراعت کے متعلق (۶) تجارت کے متعلق جس سے قوم کی اقتصادی حالت بہتر بنائی جا سکے۔ (۷) معلومات عامہ پر (۸) اصلاحی تجاویز پر مشورے برائے اداره جات تعلیمی و دیگر انتظاماتِ حکومت۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ کا آئندہ امتحان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اگلے امتحان کی تاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۵۱ء مقرر کی گئی ہے۔ کتاب تجلیات الٰہیہ اور قرآن کریم کا پارہ تیسرا مقرر کیا گیا ہے۔ تمام لجنات اپنے اپنے ہاں زیادہ سے زیادہ ممبرات کو اس میں شامل کرانے کی کوشش کریں۔ نیز کتاب "تجلیات الٰہیہ" دفتر لجنہ اماء اللہ سے مل سکے گی

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ
کے
چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

(مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب)

فرمایا:-

(۱)

سندھ جانے سے قبل میں نے دیکھا۔ کہ برادرم عبدالشکور کنزے جرمن نومسلم نے مجھ سے کوئی سوال کیا ہے۔ اس سوال کے جواب میں میں نے اللہ تعالےٰ کی بعض صفات کو پیش کیا ہے۔ جن میں سے ایک رب بھی ہے۔ اس پر مسٹر عبدالشکور نے کہا۔ کہ ان صفات کا ذکر بائیبل میں بھی آتا ہے۔ اس فقرہ کے دونوں معنے ہو سکتے تھے یہ بھی کہ چونکہ بائیبل میں بھی بعض صفات کا ذکر ہے۔ اس لئے یہ دلائل عیسائیوں پر بھی اثر کر سکتے ہیں۔ اور یہ معنے بھی ہو سکتے تھے۔ کہ گویا قرآن کریم بائیبل کی نقل کرتا ہے۔ میں نے ان دونوں معنوں کا خیال کر کے دل میں سوچا کہ یہ نومسلم ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کے دل میں یہ خیال آیا ہو۔ کہ قرآن کریم کی بہت سی تعلیم بائیبل سے ملتی جلتی ہے۔ پھر اسکی فضیلت کیا ہوئی۔ اس خیال کے پیدا ہونے پر میں نے بڑے جوش سے ان کے سامنے تقریر شروع کی۔ کہ بائیبل میں جو یہ صفات آئی ہیں۔ ان سے قرآنی صفات کو امتیاز حاصل ہے۔ بائیبل میں محض رسمی ناموں کے طور پر وہ صفات بیان کی گئی ہیں۔ اور قرآن کریم نے ان صفات کی باریکیوں کو بیان کیا ہے اور ان مضامین میں وسعت پیدا کی ہے۔ اور ان کے راز بیان کئے ہیں۔ چنانچہ میں نے کہا دیکھو رب کا لفظ ہے۔ بائیبل نے بھی خدا تعالیٰ کو پیدا کرنے والا یا پالنے والا کہا ہے۔ یا زمین و آسمان کا رب کہا ہے۔ لیکن قرآن کریم یہ نہیں کہتا۔ بلکہ قرآن کریم سورہ فاتحہ میں خدا تعالےٰ کو رب العالمین کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اور لفظِ رب اور لفظِ عالمین دونوں اپنے اندر امتیازی شان رکھتے ہیں۔ رب صرف اسی مضمون پر دلالت نہیں کرتا۔ کہ وہ پیدا کرنے والا ہے۔ اور پالنے والا ہے۔ بلکہ اس امر پر بھی دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ نہایت ہی مناسب طور پر اسکی باریک در باریک قوتوں اور طاقتوں کو درجہ بدرجہ اور مناسب حال ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ اور عالمین کا لفظ محض زمین اور آسمان پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ زمین و آسمان کے علاوہ مختلف اجناس کی مختلف کیفیتوں پر بھی دلالت کرتا ہے۔ اور یہ مضمون پہلی کتب میں بالکل بیان نہیں ہوا۔ مثلاً عالمین میں جہاں یہ مراد ہے۔ کہ اس جہان کا بھی رب ہے۔ اگلے جہان کا بھی رب ہے۔ آسمانوں کا بھی رب ہے۔ اور زمینوں کا بھی رب ہے۔ وہاں اس طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ عالمِ اجسام اور عالمِ ارواح اور عالمِ نساء اور عالمِ رجال اور پھر عالمِ فکر اور عالمِ شعور اور عالمِ تصور اور عالمِ تقدیر اور عالمِ عقل ان سب کا بھی وہ رب ہے۔ یعنی وہ صرف روٹی ہی نہیں مہیا کرتا۔ وہ صرف انہی چیزوں کو مہیا نہیں کرتا۔ جو جسموں کو پالنے والی ہیں بلکہ وہ ارواح کے پالنے کا بھی سامان کرتا ہے۔ اور پھر مختلف تقاضے جو انسان کی فطرت میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے نشو و نما کے لئے اس نے قرآن کریم میں تعلیم دی ہے۔ چنانچہ اس قسم کے مضمون پر میں تفصیلی لیکچر ان کے سامنے دے رہا ہوں۔ اور خود مجھے نہایت لذت اور سرور حاصل ہو رہا ہے۔ اور میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ ایک نیا مضمون اور نئی کیفیت میرے اندر پیدا ہو رہی ہے۔ یہی لیکچر دیتے دیتے میری آنکھ کھل گئی۔

فی الواقع یہ ایک نیا نقطۂ نگاہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے رب العالمین کی آیت کی تفسیر ایک نئے رنگ میں اور نئے اسلوب سے کی جا سکتی ہے۔ جو نہایت بصیرت افروز اور علم پیدا کرنے والی ہوگی۔

(۲)

میں نے ایک رویا دیکھی ہے۔ جسکی تفصیل کا بیان کرنا مناسب نہیں۔ مگر ریکارڈ میں لانے کے لئے میں اس کے بعض حصوں کو مبہم کرتے ہوئے اس جگہ بیان کرتا ہوں

میں نے دیکھا کہ پاکستان سے باہر دنیا کے کسی ملک کا ایک حصہ ہمارے قبضہ میں آیا ہے یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیا پاکستان کی فوجوں نے اسے فتح کیا ہے۔ یا تبلیغ کے ذریعہ سے ہم نے اس ملک کے حاکم عنصر کو اپنے تابع کر لیا ہے۔ بہرحال وہ حصہ ہمارے قبضہ میں آیا ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ گویا اس کا انتظام میرے سپرد ہے۔ میں اس انتظام کے متعلق جو میں وہاں جاری کرنا چاہتا ہوں۔ اپنے لوگوں کو جمع کر کے ایک تقریر کر رہا ہوں۔ اور میں کہتا ہوں کہ میں فلاں قوم کے لوگوں کو (قوم مجھے معلوم ہے مگر میں اس کا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتا) اکٹھے گاؤں وار بساؤں گا اور فی گھر پندرہ پندرہ ایکڑ زمین دوں گا۔ اور کاشت کا انتظام ایک خاص قانون کے ماتحت کروں گا۔ جس میں باہمی تعاون کا رنگ پایا جائیگا۔ جب میں یہاں تک پہنچا۔ تو کسی شخص نے اعتراض کیا کہ یہ دونوں باتیں آپ کی تشریحات اسلامیہ کے خلاف ہیں۔ ہر خاندان کو پندرہ ایکڑ زمین دینے کے معنے یہ ہیں۔ کہ بعض کی زمینیں چھین کر آپ بعض دوسروں کو دے دیں گے۔ اور تعاون باہمی کا نظام قائم کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ ان کی مالکانہ آزادی میں دخل اندازی کریں گے۔ اور یہ دونوں باتیں آپ کی اس تشریح کے خلاف ہیں۔ جو آپ اسلام کے متعلق پہلے بیان کرتے رہے ہیں۔ میں نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ آپ لوگ میرا مطلب نہیں سمجھے۔ یہ علاقہ تو ہمارا مفتوحہ ہے۔ اس لئے اسکی جائیدادیں تو ہماری جائیدادیں ہیں۔ پس ہم کسی کی جائیداد نہیں چھینیں گے۔ ہم تو اپنی جائیداد اس اصول کے ماتحت لوگوں میں تقسیم کریں گے۔ اور جب ہم کسی شخص کو کوئی چیز دیتے ہیں۔ تو ہمیں اختیار ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے دیئے ہوئے ہدیہ کے متعلق کچھ شرائط بھی لگا دیں۔ پس اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ میری بیان کردہ تشریحِ اسلام کے خلاف بات ہے۔ کیونکہ میری تشریح تو ذاتی ملکیتوں کے بارہ میں ہے۔ اور یہ کسی دوسرے کی ذاتی ملکیت نہیں ہوگی۔ بلکہ ہماری دی ہوئی چیز ہوگی۔ جس کو ہم بعض شرائط کے ساتھ دیں گے۔ (اب بھی اگر گورنمنٹ ایسی شرطیں لگا کر کسی کو سرکاری زمین دے تو وہ جائز ہے۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اعتراض صرف اس پر ہے۔ کہ حکومت لوگوں کی کامل ملکیت والی چیزیں چھین لے یا ان پر نئی قیدیں لگا دے)

پھر میں نے کہا۔ کہ اس سکیم میں میں نے ایک بڑی حکمت مدنظر رکھی ہے۔ جب میں پندرہ ایکڑ زمین فی خاندان کو دونگا۔ حالانکہ ان میں سے بہتوں کے پاس پہلے اس سے کم زمین ہوگی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان لوگوں کو ہم سے محبت ہو جائیگی۔ اور ان کا میلان اسلام کی طرف ہو جائیگا۔ اور یہ جو کاشت کے متعلق تعاون باہمی کی میں نے بعض شرائط لگائی ہیں۔ اس میں میری یہ حکمت ہے۔ کہ اس بات کی نگرانی کے لئے اور اس رنگ میں کام چلانے کے لئے افسر مقرر کرنے پڑیں گے اور میں وہ افسر مبلغ ہی مقرر کروں گا اس طرح آہستہ آہستہ ان لوگوں میں اسلام پھیل جائے گا۔ اور یہ علاقہ مسلمان ہو جائے گا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی

(۳)

۱۷ یا ۱۸ مارچ کی شب کو مجھے یہ الہام ہوا۔ کہ

"سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا"

جس وقت یہ الہام ہو رہا تھا۔ میرے دل میں ساتھ ہی ڈالا جاتا تھا۔ کہ متوازی کا لفظ دونوں طرف کے ساتھ لگتا ہے۔ اور دونوں طرف سے مراد یا تو دریائے سندھ کے دونوں طرف ہیں۔ اور یا ریل یا سڑک کے دونوں طرف ہیں۔ جو کراچی اور پاکستان کے مشرقی علاقوں کو ملاتی ہے۔

اسی طرح میرے دل میں یہ ڈالا گیا۔ کہ یہ نشان ہمارے لئے مبارک اور اچھے ہوں گے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر مبارک چیز اپنی ساری شکل میں ہی خوشکن بھی ہو۔ بعض دفعہ انذاری نشان بھی خدائی سلسلوں کے لئے مبارک ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ذریعہ سے لوگوں کی توجہ صداقت کے قبول کرنے کی طرف پھر جاتی ہے۔ بہرحال اس الہام سے ظاہر ہے کہ کوئی ایسا بڑا نشان یا ایسے کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ جو کہ دریائے سندھ کے جنوبی علاقوں یا شمالی علاقوں یا ریل کے جنوبی علاقوں یا شمالی علاقوں میں عمومیت کے ساتھ وسیع اثر ڈالیں گے۔ جس کے یہ معنی بھی بنتے ہیں۔ کہ شمالی اور جنوبی سندھ یا بلوچستان تک ان کا اثر جائیگا۔ اور ادھر دریائے سندھ کے اس پار بھی اور اس پار بھی یعنی ڈیرہ غازیخاں میانوالی۔ کیمبل پور اور صوبہ سرحد کے علاقوں تک بھی اس کا اثر جائے گا۔ یا ان علاقوں میں سے اکثر حصوں پر ان کا اثر پڑے گا۔ "دونوں طرف" سے یہ شبہ پڑتا ہے۔ کہ خدانخواستہ اس سے کسی طوفان کی طرف اشارہ نہ ہو۔ کیونکہ لفظاً ہر دونوں طرف ظاہر ہونے والا نشان دریا کی طغیانی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ نے اسکی وضاحت نہیں فرمائی۔ ہمیں بھی اس انتظار میں رہنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ جس صورت میں چاہے نشان دکھائے۔ ہاں یہ ضرور بتایا گیا ہے۔ کہ یہ نشان ہمارے لئے کئی رنگ میں مبارک ہوگا۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے اور طلب وجاہت دسم کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید صادق نور عادل ربوہ ضلع جھنگ۔

خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد جو کام کیا ہے وہ اس بات کا مقتضی ہے کہ ہمارا قدم ہر آن آگے ہی آگے بڑھتا رہے

جب تک نوجوانوں میں دین کے لئے جوش اور قربانی کا مادہ پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک جماعت ترقی نہ کر سکے گی

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

تیسویں مجلس مشاورت کے آخری اجلاس کی کارروائی ۔ متعدد امور کے متعلق اہم فیصلے

(اسٹاف رپورٹر سے)

شوریٰ کا تیسرا دن

۲۵ مارچ کا دن مشاورت کا آخری دن تھا اور حسب معمول اس روز اجلاس صبح ۸ بجے سے شروع ہو کر ۱۲ بجے دوپہر تک ختم ہونا تھا۔ لیکن شدید بارش کے باعث اجلاس گیارہ بجے سے پیشتر منعقد نہ ہو سکا۔ پہلے تجویز ہوا کہ شامیانے کی بجائے مسجد مبارک میں اجلاس منعقد ہو۔ لیکن راستوں میں کیچڑ ہو جانے کی وجہ سے اس تجویز پر بھی عمل نہ ہو سکا بالآخر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ہدایت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے قریب مسجد میں انتظام کیا گیا۔ اور جگہ کی قلت کے پیش نظر زائرین کو داخلہ کی اجازت نہ دی گئی۔

حضور کے تشریف لانے پر ۱۱ بجے کے قریب تلاوت قرآن مجید سے آخری اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جو مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی۔ بعدہٗ حضور نے دعا کرائی اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ چونکہ وقت کم ہے اور ساڑھے بارہ بجے تک تمام کارروائی کو ختم کرنا ضروری ہے۔ اس لئے صدر انجمن کے بجٹ پر غور کرنے میں اختصار سے کام لینا پڑے گا۔

مالی لحاظ سے خطرناک دور

بجٹ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا آجکل ہم مالی لحاظ سے خطرناک دور میں سے گذر رہے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تقسیم برصغیر کے بعد جماعت کا قریباً ۸۰ فیصدی حصہ اپنی جائیدادوں اور گذشتہ آمدنیوں سے محروم ہو کر پہلے کی نسبت تنگ دست ہو گیا لیکن اس کے بالمقابل جماعت کے اخراجات پہلے کی نسبت بڑھ گئے پس اس صورت حال کا جماعت کی مالی حالت پر اثر انداز ہونا ضروری تھا۔ تقسیم کے معاً بعد مہاجر احباب نے قناعت سے کام لیتے ہوئے جس ہمت و استقلال کا ثبوت دیا۔ حضور نے اس کی تعریف کی اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ہنسی خوشی تکالیف اٹھانے اور مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو ایمان بخشا ہے جس کے زیر اثر وہ ہر مصیبت کو اس حال میں جھیل جاتے ہیں کہ ان کے چہروں سے بشاشت ٹپک رہی ہوتی ہے

نوجوانوں میں دین کا جوش

اس ضمن میں حضور نے نوجوانوں کا بھی ذکر کیا۔ فرمایا یہ شکایت سننے میں آتی ہے کہ نوجوانوں میں دینی روح کم ہو رہی ہے۔ یہ ایک خطرناک بات ہے اس کے ازالہ کی طرف توجہ کرنی چاہئیے۔ اگر اصلاح کی فوری تدابیر اختیار نہ کی گئیں۔ تو یہی چیز دس بارہ سال میں ناپسندیدہ سمت کی طرف رخ کر سکتی ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ اس انحطاط کی زد تمام نوجوانوں پر پڑتی ہے۔ کراچی کی جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض ایسے نوجوان موجود ہیں جن میں دین کا ایسا ہی جوش پایا جاتا ہے جیسا کہ پرانے لوگوں میں ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح راولپنڈی کی جماعت بھی ترقی کر رہی ہے۔ وہاں بھی نوجوانوں میں بیداری کے آثار نمایاں ہیں۔ لیکن پھر بھی کوشش کرنی چاہئیے کہ نوجوانوں میں دینی روح ترقی کرے۔ وہ محض نعرے لگا کر ہی دل میں خوش ہونے والے نہ ہوں بلکہ ذکر و فکر میں شغف پیدا کر کے صحیح اسلامی روح کو اپنانے والے بنیں۔ بالخصوص موجودہ نازک دور میں نوجوانوں کے اندر بیداری کا پیدا ہونا نہایت ضروری ہے۔ جو کام خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے وہ اس بات کا مقتضی ہے کہ ہم آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ جب تک نوجوانوں میں دین کے لئے جوش پیدا نہیں ہوتا اور بحیثیت مجموعی جماعت آگے قدم نہیں بڑھاتی ہم مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ سکتے ہماری نگاہ تو آج سے زیادہ کل پر ہونی چاہئیے۔ کیونکہ ہم کو ساری دنیا فتح کرنی ہے یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ جوں جوں زمانہ گذرتا جائے ہماری مشکلات کم ہوتی جائیں۔ اس کے لئے قربانی و ایثار کا مادہ پیدا کرنے اور تبلیغ پر زور دینے کی ضرورت ہے۔

تبلیغ کی اہمیت

تبلیغ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ تبلیغ کی طرف بہت بے توجہی برتی جا رہی ہے۔ ایک تو مبلغ بہت کم ہیں۔ دوسرے ان سے کام نہیں لیا جاتا۔ تحریک کے جو مبلغ باہر سے رخصت پر واپس آتے ہیں انہیں بھی کام پر لگا کر ان کی موجودگی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں صدر انجمن کا بھی فرض ہے کہ وہ اندرون ملک میں مبلغوں کی تعداد بڑھائے اور پھر انہیں ضرورت ...

حالات کے مطابق لٹریچر بھی فراہم کرے۔ لٹریچر کی تقسیم کے بارے میں بھی حضور نے نہایت زرین ہدایات دیں۔ فرمایا لٹریچر ایسے لوگوں تک پہنچنا چاہئیے جو واقعی اس سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ لٹریچر دینے سے پہلے لوگوں کے اندر دلچسپی پیدا کرنا ضروری ہے ورنہ وہ اس لٹریچر کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں گے۔ اور ہماری ساری محنت اکارت جائے گی۔

فراہمی لٹریچر کے سلسلے میں حضور نے نئے ماحول اور نئے رجحانات کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا اور مثالیں دے دیکر واضح کیا کہ اس زمانے میں تبلیغ کا طریق کیا ہونا چاہئیے۔ اور یہ کہ احمدیت کی لائی ہوئی صداقتوں کو لوگوں کے ذہن نشین کرانے کے لئے کس حکیمانہ طریق پر عمل کرنا ضروری ہے

متوازی نشان

اس موقعہ پر حضور نے ایک تازہ الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ چند دن ہوئے کہ یہ الہام ہوا:۔

”سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا“

معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نیا فیصلہ صادر ہونے والا ہے۔ ذہن میں ڈالا گیا کہ متوازی کا لفظ دونوں طرف کیساتھ لگتا ہے شاید دریائے سندھ کے اس پار اور اس پار دونوں طرف وسیع علاقے اس سے متاثر ہوں۔ ساتھ ہی ڈالا گیا کہ یہ نشان ہمارے لئے برکت والا ہوگا۔ لیکن برکت والا انذاری نشان بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں خدا تعالیٰ کا فضل جذب کرنے کے لئے اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرنی چاہئیے اور دعا کرنی چاہئیے کہ اس کی وجہ سے لوگوں کی توجہ حق کے قبول کرنے کی طرف پھرے۔ متوازی سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کئی نشان ظاہر ہوں۔ اور شاید گذشتہ سیلابوں کی طرح پھر کوئی خوفناک طوفان آئے۔ بہرحال خشیت اللہ سے کام لیتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔

بجٹ پر مزید بحث

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر اس شرط کے ساتھ تفصیلی بحث کی اجازت دی کہ حضور اپنے فیصلے بجٹ کے تفصیلی مطالعہ کے بعد دیں گے۔ چنانچہ سب رپورٹ کمیٹی بیت المال کی روشنی میں کثرت رائے سے متعدد اضافے منظور کئے گئے جو اخراجات معمولی اور تبلیغ کی مد سے تعلق رکھتے تھے۔ تبلیغ کی مد میں مشرقی پاکستان کے دورے کے لئے دس ہزار روپے اور ایک نیا مرکزی مشن کھولنے کے لئے چھتیس ہزار روپے کی منظوری بھی شامل تھی۔ علاوہ ازیں مشرقی بنگال کی جماعت اور سیالکوٹ میں گرلز سکول کی امداد کیلئے دو ہزار روپیہ اور ایک ہزار روپیہ کی رقوم بھی منظور کی گئیں۔ اس طرح مشروط آمد کے حصے کو چھوڑ کر آمد کی طرف بارہ لاکھ چون ہزار چار سو انچاس روپے اور خرچ کی جانب تریپن ہزار چھ سو چالیس روپے کا بجٹ منظور ہوا۔ ان تمام منظوریوں کے بعد حضور نے فرمایا۔ میں سر دست اپنا فیصلہ محفوظ رکھتا ہوں۔ میں بجٹ کو دوبارہ چیک کروں گا اور مناسب تبدیلیوں کے بعد اپنا فیصلہ دوں گا۔ حضور نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ وقت کی تنگی کے پیش نظر سب کمیٹی مقبرہ بہشتی کی رپورٹ پر غور و خوض ملتوی کیا جائے اور آئندہ سال مجلس مشاورت میں اسے پیش کر کے اس کے متعلق آخری فیصلہ عمل میں آئے۔

بقایاجات کی ادائیگی

آخیر میں حضور نے جماعتوں کو بقایاجات ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں جماعت کراچی کی مستعدی اور فرض شناسی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

حضور نے مزید فرمایا کہ اس سال بارش کی وجہ سے مجلس کے انعقاد میں کسی قدر دقت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اگلے سال تک انشاء اللہ یہ دقت رفع ہو جائے گی۔ کیونکہ اس وقت تک لجنہ اماء اللہ کا ہال تیار ہو جائے گا۔ لجنہ اماء اللہ نے اس غرض کے لئے اٹھائیس ہزار روپیہ جمع کر لیا ہے۔ مستورات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بیداری پائی جاتی ہے۔ مسجد ہالینڈ کے سلسلے میں بھی انہوں نے جتنا چندہ فراہم کیا ہے وہ اس رقم کی نسبت سے بہت زیادہ ہے جو امریکہ کی مسجد کے لئے اب تک مردوں نے جمع کی ہے۔ بالآخر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لمبی دعا کرائی اور اس طرح تیسویں مجلس مشاورت ساڑھے ۱۲ بجے دوپہر کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

قواعد فرائض و اختیارات امراء جماعتہائے احمدیہ

گذشتہ مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قواعد فرائض و اختیارات امراء جماعتہائے احمدیہ میں کچھ ترمیمات اور زوائد منظور فرمائے تھے۔ ان ترمیمات اور زوائد کی منظوری کے بعد اس وقت جو صورت قواعد کی ہے اسے امراء صاحبان اور احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے

(ناظر اعلیٰ)

قاعدہ نمبر ۲۱۸: - مقامی امیر اور پریذیڈنٹ کے اختیارات میں ایک یہ امتیاز ہوگا کہ مقامی امیر مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا ہر حال میں پابند نہیں ہوگا۔ یعنی استثنائی حالات میں سلسلہ کے مفاد کے ماتحت اسے اپنے وجوہات تحریر میں لاکر مقامی انجمن کے فیصلہ کو رد کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن پریذیڈنٹ بہر حال مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا پابند ہوگا۔ مگر امیر و پریذیڈنٹ ہر دو مرکزی افسران کی ہدایات کے پابند ہونگے۔

قاعدہ نمبر ۲۱۸ (الف)

۱ - مقامی امیر کا رتبہ نہ تو محض پریذیڈنٹ انجمن کا رتبہ ہے۔ اور نہ ہی اسے اپنے دائرہ کے اندر خلافت کے حقوق حاصل ہیں۔ اپنے کام کے لحاظ سے مقامی امیر بے شک ایک گونہ خلافت کے فرائض اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی اس کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اپنے حلقہ کے احمدی افراد کی روحانی۔ اخلاقی تبلیغی۔ علمی۔ مالی۔ اقتصادی۔ تمدنی۔ اور جسمانی وغیرہ لحاظ سے پوری پوری نگرانی کرے اور جماعت کے قیام و استحکام اور ترقی و بہبودی کی تجاویز سوچ کر ان پر عمل پیرا ہو۔

۲ - مقامی امیر کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ تمام اہم امور میں جماعت کے افراد کا مشورہ حاصل کیا کرے اور اسے عموماً کثرت رائے کا احترام کرنا چاہیئے اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بناء پر کثرت رائے کے خلاف قدم نہیں اٹھانا چاہیئے

۳ - مقامی امیر کو چاہیئے کہ مشوروں وغیرہ کے وقت کارروائی کو ایسے رنگ میں چلائے۔ کہ فیصلہ جات حتی الوسع اتفاق رائے سے قرار پائیں۔

۴ - لیکن چونکہ مقامی امیر جماعت کا آخری ذمہ دار ہوگا۔ اسلئے اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ اختلاف رائے کی صورت میں جس وقت کسی بات کو سلسلہ کے مفاد کے مضر یا مخل امن و انتظام سمجھے۔ تو اپنے اختیارات سے کثرت رائے کو رد کر دے

۵ - لیکن ایسی صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ایک باقاعدہ رجسٹر میں جو سلسلہ کی ملکیت تصور ہوگا۔ اپنے اختلافات کی وجوہ ضبط تحریر میں لاوے۔ یا اگر ان وجوہ کا اس رجسٹر میں لکھنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف سمجھے۔ تو کم از کم یہ نوٹ کرے۔ کہ میں ایسی وجوہ کی بناء پر جن کا اس جگہ ذکر کرنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے۔ کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں۔

۶ - لیکن اس مؤخر الذکر صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا کہ اپنے اختلاف کی وجوہ تحریر کرکے بصیغہ راز مرکز میں ارسال کرے۔ ایسی رپورٹ ایک ہفتہ کے اندر اندر ارسال کی جانی ضروری ہوگی اور امیر کا فرض ہوگا کہ وہ رپورٹ کرتے ہی اپنی مجلس عاملہ کو تحریری طور پر اطلاع دے دے۔ کہ اس نے ایسی رپورٹ کر دی ہے۔

۷ - مقامی جماعت کے افراد اگر مقامی امیر کے کسی فیصلہ یا حکم یا کارروائی وغیرہ کے خلاف کوئی شکایت رکھتے ہوں۔ تو انہیں حق حاصل ہوگا۔ کہ مرکز میں اپنی اپیل پیش کریں اور مرکز کا فیصلہ مقامی امیر اور مقامی ممبران جماعت کے لئے واجب القبول ہوگا۔ مقامی امیر کے فیصلے یا حکم کے خلاف جو اپیل مرکز میں کی جائے گی۔ وہ بواسطہ مقامی امیر کے کی جائے گی اور مقامی امیر کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ایسی اپیل کو سات دن کے اندر اندر اپنی رائے کے ساتھ مرکز کو بھیجدے اور جب تک اپیل کا فیصلہ نہ ہو حکم زیر اپیل واجب التعمیل سمجھا جائے گا۔ مگر مرکز کو حق ہوگا کہ آخری فیصلے سے قبل بھی حکم زیر اپیل کی تعمیل کو روکدے

اگر مقامی امیر کے اوپر ضلع وار امیر یا صوبائی امیر ہو تو پہلی اپیل ضلع وار امیر یا صوبائی امیر کے پاس کی جانی ضروری ہوگی۔ اور اس صورت میں اوپر والے اختیارات ضلع وار امیر یا صوبائی امیر کو حاصل ہونگے لیکن آخری اپیل بہر حال مرکز میں ہو سکے گی

۸ - امراء کا تقرر سوائے اس کے کہ اس کے خلاف تصریح ہو تین سال کے لئے ہوا کرے گا۔ اور میعاد گذرنے کے بعد نیا تقرر ہوگا۔ جس کے لئے پہلے امیر کا نام بھی تجویز کیا جا سکے گا۔

۹ - دوران میعاد میں بھی امیر مقامی کسی خاص مصلحت کی بناء پر اپنے عہدہ سے علیحدہ کیا جا سکے گا۔ لیکن مقامی جماعت یا افراد کو اپنے مشوروں وغیرہ میں اسکی علیحدگی کے سوال کو اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی

۱۰ - مقامی امیر کو ایسے حالات میں جبکہ اسے غیر متوقع طور پر اچانک کہیں اپنے مقام سے باہر جانا پڑے اور مرکز سے پیشگی اجازت حاصل نہ کر سکے لیکن وہ اپنی مقامی جماعت کے ساتھ مشورہ کر سکتا ہو تو اسے بمشورہ مقامی جماعت اپنی غیر حاضری کے ایام کے لئے اپنا قائمقام مقرر کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ یہ غیر حاضری پندرہ دن سے زائد نہ ہو۔

۱۱ - لیکن اگر اسے ایسے خاص حالات کے ماتحت فوراً اپنے مقام کو چھوڑنا ہو کہ وہ جماعت سے بھی قائمقام امیر کے متعلق مشورہ نہ کر سکتا ہو۔ تو جائز ہوگا کہ وہ اپنے سکرٹریوں کے مشورہ سے ہی پندرہ دن کے لئے اپنا قائمقام مقرر کر دے۔

۱۲ - ہر دو صورتوں میں امیر کا فرض ہوگا۔ کہ عارضی تقرری کی اطلاع فوراً مرکز میں ارسال کرے۔

۱۳ - مقامی امراء ناظران سلسلہ کے اپنے اپنے حلقہ کار میں ان کی ہدایات کے ماتحت ہوں گے

۱۴ - جو امور انتظام جماعت یا فرائض امارت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں مقامی جماعت کے افراد کو مقامی امیر کی اطاعت کرنی ضروری ہوگی۔

۱۵ - امراء چونکہ مقامی جماعتوں میں آخری ذمہ دار کارکن ہوں گے۔ اسلئے ان کو اپنے حلقہ میں ایک نیک نمونہ بننے کی کوشش کرنی ضروری ہوگی۔ اور اپنے رویہ کو ایسا ہمدردانہ اور مشفقانہ اور منصفانہ رکھنا ہوگا کہ ان کی حکومت لوگوں کے دلوں میں خود بخود محبت و احترام کے رنگ میں قائم ہو جائے اور اختلافات کی صورت میں وہ کسی پارٹی کے جانبدار نہ سمجھے جاویں

۱۶ - امراء کو ان مقامی عہدیداروں کو جن کی منظوری مرکز کی طرف سے دی جاتی ہے۔ برطرف کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ البتہ وہ انہیں ایک معاملہ میں زیادہ سے زیادہ پندرہ دن تک کے لئے معطل کر سکیں گے۔ اور برطرفی کے لئے مرکز میں رپورٹ کرکے منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

۱۷ - امراء کو ناظروں کے فیصلوں اور احکام کے خلاف صدر انجمن احمدیہ کے پاس اور صدر انجمن احمدیہ کے فیصلوں اور احکام کے خلاف خلیفۂ وقت کے پاس اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ مگر تا فیصلہ اپیل حکم زیر اپیل واجب التعمیل ہوگا۔ ناظروں کے فیصلوں اور احکام کے خلاف صدر انجمن احمدیہ میں اپیل پیش ہونیکی صورت میں صدر انجمن احمدیہ کا فرض ہوگا۔ کہ یا تو فیصلہ کے وقت امیر اپیل کنندہ کو بھی اجلاس میں حاضر ہونیکا موقعہ دے۔ اور یا فیصلہ کے وقت ناظر متعلقہ کو بھی اجلاس میں شریک نہ کرے بصورت حاضری ناظر متعلقہ کو ووٹ کا حق حاصل نہ ہوگا۔

۱۸ - مقامی امراء کا انتخاب مقامی جماعت کی کثرت رائے سے بذریعہ مجلس انتخاب یا براہ راست (جیسی بھی صورت ہو) اور ضلع وار امراء کا انتخاب مقامی امراء اور پریذیڈنٹوں میں سے ان کی (جیسی بھی صورت ہو) کثرت رائے سے ہوا کرے گا۔ کورم کل تعداد رائے دہندگان کا نصف ہوگا۔ لیکن اگر کسی میٹنگ میں باوجود نوٹس کے کورم پورا نہ ہو۔ تو التواء کی صورت میں دوسری میٹنگ کا کورم $\frac{1}{3}$ (ایک تہائی) کا ہوگا

۱۹ - صوبائی امیر کو ضلع وار امیروں اور مقامی امیروں کے اور ضلع وار امیروں کو مقامی امیروں کے کام اور ریکارڈ اور حساب کتاب کے معائنہ اور پڑتال کرنے کا اور حسب ضرورت ہدایات دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اور ضلع وار امیروں اور مقامی امیروں کے لئے ان ہدایات کی پابندی ضروری ہوگی۔ مگر صوبائی امیروں اور ضلع وار امیروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ حتی الوسع ضلع وار امیروں اور مقامی امیروں کو ان کے دائرہ عمل میں آزادی کے ساتھ کام کرنے کا موقع دیں گے اور سوائے اشد ضرورت کے مداخلت کا طریق اختیار نہیں کریں گے اگر کسی مقامی امیر یا ضلع وار امیر کو کسی ضلع وار امیر یا صوبائی امیر کی کسی ہدایت سے اختلاف ہو۔ تو اسے ایسی ہدایت کے خلاف مرکز میں اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ مگر تا فیصلہ اپیل حکم زیر اپیل واجب التعمیل ہوگا۔ لیکن مرکز کو حق حاصل ہوگا کہ آخری فیصلہ سے قبل بھی حکم زیر اپیل کی تعمیل کو روک دے اگر مقامی امیر کے اوپر ضلع وار امیر یا صوبائی امیر ہو تو پہلی اپیل ضلع وار امیر یا صوبائی امیر کے پاس کی جانی ضروری ہوگی۔ اور اس صورت میں اوپر والے اختیارات ضلع وار امیر یا صوبائی امیر کو حاصل ہوں گے۔ لیکن آخری اپیل بہر حال مرکز میں ہو سکے گی۔

۲۰ - ان امور میں جو جماعت کے مجموعی یا عمومی مفاد پر اثر انداز ہو سکتے ہوں۔ مقامی امیر کو مقامی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو حکم دینے کا اختیار ہوگا۔ جو تحریری ہونا چاہیئے۔ اور ان مذکورہ بالا مجالس کو حق ہوگا کہ اگر وہ حکم کو ناواجب سمجھتی ہوں۔ تو اپنی مرکزی مجلس کی معرفت صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلائیں۔

۲۱ - اگر کسی امیر صوبائی یا امیر ضلع یا مقامی امیر کو اپنے ماتحت امداد کے لئے نائب امیر کی ضرورت ہو۔ تو پہلے وہ اپنی ضرورت کو واضح کرکے نیابت کے قیام کے لئے خلیفۂ وقت سے منظوری حاصل کریں۔ اور یہ منظوری حاصل ہونے کے بعد پھر وہ امیر خود نائب امیر کے لئے مناسب آدمی کا انتخاب کرکے منظوری لیں۔ جماعتی انتخاب کی ضرورت نہیں۔

موتوا قبل ان تموتوا

کسی کا دل دکھاتے وقت دل ہی دل میں ڈر جانا
اگر کوئی دکھائے دل تو ہنس کر ضبط کر جانا

یہی وہ زندگی ہے جس پہ مرتے ہیں خدا والے
اسی کو موت سے پہلے حسن کہتے ہیں مر جانا

(حسن رہتاسی مرحوم)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اہم تبدیلیاں جن پر یکم اپریل ۱۹۵۱ء سے عمل شروع ہوگا!

I خاص پہلو:۔

۱۱ اپ اور ۱۲ ڈاؤن چناب ایکسپریس ٹرینیں جو اس وقت کراچی شہر اور پشاور چھاؤنی کے درمیان ملتان خانیوال۔ لائلپور۔ سانگلہ ہل اور وزیر آباد کے راستے چل رہی ہیں۔ اب انہیں یکم اپریل ۱۹۵۱ء سے اس کی بجائے ملتان۔ خانیوال۔ لائلپور۔ سرگودھا۔ ملکوال اور لالہ موسیٰ کے راستہ سے چلایا جائے گا۔

۲۔ اوقات میں تبدیلیاں:۔

ریلوے سٹیشن مابین	ٹرینوں کے نمبر	روانگی	آمد
		منٹ — گھنٹہ	منٹ — گھنٹہ
پشاور چھاؤنی لاہور	۶۔ پاکستان ایکسپریس	۲۵ — ۷	۲۰ — ۲۰
"	۲۔ پاکستان میل	۱۰ — ۲۰	۱۵ — ۸
"	۴۴۔ پسنجر	۵۵ — ۱۴	۴۵ — ۷
لاہور پشاور چھاؤنی	۵۔ پاکستان ایکسپریس	۲۰ — ۹	۲۵ — ۲۲
"	۱۔ پاکستان میل	۲۰ — ۲۰	۲۵ — ۸
	۴۳۔ پسنجر	۵۰ — ۲۲	۵ — ۱۴
پشاور چھاؤنی۔ لائلپور براستہ سرگودھا	۱۲۔ چناب ایکسپریس	۴۵ — ۱۳	۵۲ — ۶
لائلپور۔ پشاور چھاؤنی براستہ سرگودھا	۱۱۔ چناب ایکسپریس	۱۸ — ۱۷	۵۰ — ۱۰
راولپنڈی۔ لاہور	۱۴۔ پسنجر	۴۰ — ۵	۴۵ — ۱۵
کیمبل پور۔ لاہور	۱۸۔ تیز پسنجر	۵ — ۶	۳۰ — ۱۸
لاہور۔ راولپنڈی	۱۳۔ پسنجر	۰ — ۱۱	۰ — ۲۲
لاہور۔ کیمبل پور	۱۷۔ تیز پسنجر	۵ — ۶	۱۵ — ۱۸
جہلم۔ لاہور	۱۶۰۔ پسنجر	۲۰ — ۶	۵۰ — ۱۲
لالہ موسیٰ۔ لاہور	۱۳۶۔ پسنجر	۰ — ۱۹	۳۰ — ۲۳
لاہور۔ لالہ موسیٰ	۱۳۵۔ پسنجر	۲۵ — ۸	۵ — ۱۳
لاہور۔ جہلم	۱۵۹۔ پسنجر	۱۰ — ۱۸	۴۰ — ۵
لاہور۔ سیالکوٹ	۱۳۷ تیز پسنجر	۲۰ — ۱۷	۰ — ۱۲
سیالکوٹ۔ لاہور	۱۳۸ "	۳۰ — ۵	۵۰ — ۸
کراچی شہر۔ لاہور	۱۔ پاکستان میل	۱۰ — ۱۹	۳۵ — ۱۹
"	۵۔ پاکستان ایکسپریس	۴۰ — ۷	۳۵ — ۳
"	۳۵۔ پسنجر	۰ — ۲۲	۲۵ — ۱۰
لاہور۔ کراچی شہر	۲۔ پاکستان میل	۰ — ۹	۲۰ — ۹
"	۶۔ پاکستان ایکسپریس	۵ — ۲۱	۵ — ۲۲
"	۳۶۔ ایکسپریس	۴۵ — ۱۲	۴۰ — ۶
لائل پور۔ کراچی شہر براستہ ملتان	۱۲۔ چناب ایکسپریس	۱۱ — ۷	۲۵ — ۸
کراچی شہر۔ لائل پور براستہ ملتان	۱۱۔ چناب ایکسپریس	۰ — ۱۶	۰ — ۱۷
کراچی شہر۔ کوئٹہ براستہ دادو حبیب کوٹ جنکشن	۳۔ کوئٹہ میل	۳۵ — ۱۲	۲۰ — ۱۴
کوئٹہ۔ کراچی شہر۔ براستہ حبیب کوٹ جنکشن۔ دادو	۴۔ کوئٹہ میل	۰ — ۱۵	۵۵ — ۱۵
کوٹڑی پدعیدن	۲۴۷ پسنجر	۱۰ — ۱۷	۳۰ — ۲۲
لائلپور۔ لاہور	۱۸۹/۱۸۸ پسنجر	۲۰ — ۱۸	۵۰ — ۲۲
"	۱۹۷/۲۰۰ تیز پسنجر	۵۸ — ۸	۳۰ — ۱۲
خانیوال لاہور۔ براستہ لائلپور	۱۹۳/۱۹۴ پسنجر	۱۵ — ۷	۰ — ۱۷
ماڑی انڈس۔ لاہور	۵۴/۵۵/۵۴ پسنجر	۴۰ — ۱۷	۴۰ — ۸
لاہور۔ لائل پور	۱۹۵/۱۹۶ تیز پسنجر	۵۰ — ۱۹	۰ — ۲۳
لاہور۔ لائل پور	۱۹۹/۱۹۸ پسنجر	۳۰ — ۵	۵۸ — ۹
لاہور۔ ملتان براستہ لائلپور۔ خانیوال	۱۸۷/۱۸۶ پسنجر	۵ — ۱۰	۲۰ — ۲۲
لاہور۔ ماڑی انڈس	۵۳/۵۶/۵۳ پسنجر	۴۵ — ۱۳	۲۰ — ۶
ملتان۔ لائل پور	۱۸۵ پسنجر	۱۰ — ۱۵	۱۰ — ۲۲
سمہ سٹہ۔ وزیر آباد	۱۸۳ پسنجر	۱۵ — ۱۹	۳۵ — ۸
لائل پور۔ ملتان چھاؤنی	۱۹۲ پسنجر	۱۰ — ۱۰	۴۰ — ۱۷
وزیر آباد۔ سمہ سٹہ	۱۸۴ پسنجر	۲۵ — ۱۸	۲۵ — ۸
لائل پور۔ وزیر آباد	۱۶۳ پسنجر	۴۰ — ۱۷	۵۰ — ۲۱
وزیر آباد۔ لائل پور	۱۶۴ پسنجر	۳۵ — ۶	۲۰ — ۱۱
لائل پور۔ شورکوٹ روڈ	۱۶۲ پسنجر	۵۰ — ۱۸	۱۰ — ۲۲
شورکوٹ روڈ۔ لائلپور	۱۶۱ پسنجر	۳۵ — ۵	۴۵ — ۸
لائل پور۔ لالہ موسیٰ	۵۱ پسنجر	۱۲ — ۱۰	۴۰ — ۱۸
لالہ موسیٰ۔ لائل پور	۵۲ پسنجر	۱۵ — ۱۷	۳۰ — ۱۹
لائل پور۔ وزیر آباد	۱۹۱ پسنجر	۲۵ — ۱۲	۴۰ — ۱۶
لاہور۔ وزیر آباد	۳۱ پسنجر	۰ — ۱۴	۲۵ — ۱۷
وزیر آباد۔ لاہور	۳۲۔ پسنجر	۵ — ۳	۵۵ — ۱۵
پدعیدن۔ سکھر	۲۴۹ پسنجر	۱۵ — ۴	۴۵ — ۸
سکھر۔ پدعیدن	۲۵۰ پسنجر	۴۵ — ۱۶	۲۰ — ۲۱
لاہور۔ کوئٹہ۔ براستہ ملتان	۱۰/۷ پسنجر	۴۰ — ۱۹	۴۰ — ۱۱
کوئٹہ۔ لاہور براستہ ملتان	۱۰/۹ پسنجر	۱۰ — ۱۷	۱۵ — ۷
سمہ سٹہ۔ لاہور	۱۳۱ پسنجر	۲۵ — ۱۱	۵۰ — ۲۳
لاہور۔ سمہ سٹہ	۱۳۲ پسنجر	۱۵ — ۶	۴۵ — ۲۰
منٹگمری۔ لاہور	۱۳۳ پسنجر	۴۵ — ۵	۴۵ — ۱۰
لاہور۔ منٹگمری	۱۳۴ پسنجر	۲۵ — ۱۶	۴۵ — ۲۱
خانیوال۔ منٹگمری	۲۰۷ پسنجر	۲۵ — ۴	۴۰ — ۷
منٹگمری۔ ملتان	۲۰۶ پسنجر	۴۰ — ۸	۱۵ — ۱۴
ملتان۔ خانیوال	۲۰۵ پسنجر	۲۵ — ۱۶	۰ — ۱۸
"	۲۰۳ "	۵۰ — ۱۸	۳۰ — ۲۰
وزیر آباد۔ چک امرو	۱۴۷ پسنجر	۲۰ — ۱۹	۳۰ — ۱۲
چک امرو۔ وزیر آباد	۱۴۸ پسنجر	۳۵ — ۴	۵ — ۱۱
وزیر آباد۔ نارووال	۱۵۱ پسنجر	۰ — ۱۷	۵ — ۲۲
نارووال۔ وزیر آباد	۱۵۲ پسنجر	۴۸ — ۱۰	۱۵ — ۱۵
وزیر آباد۔ سیالکوٹ	۱۶۵ پسنجر	۰ — ۵	۳۲ — ۶
"	۱۶۷ پسنجر	۳۰ — ۹	۰ — ۱۱
سیالکوٹ۔ وزیر آباد	۱۶۶ پسنجر	۰ — ۷	۲۰ — ۸
"	۱۶۸ پسنجر	۲۵ — ۱۶	۴۰ — ۱۷
سمہ سٹہ۔ امروکا	۱۷۲ پسنجر	۲۰ — ۶	۳۵ — ۱۴
سمہ سٹہ۔ بہاول نگر	۱۴۷ پسنجر	۲۰ — ۱۱	۴۵ — ۱۶
لائل پور۔ کنڈیاں	۶۵/۶۴ پسنجر	۲۵ — ۵	۳۰ — ۱۵
کنڈیاں۔ لائلپور	۶۶/۶۳ پسنجر	۱۵ — ۹	۰ — ۱۷
وزیر آباد۔ لائلپور	۱۹۰۔ پسنجر	۳۰ — ۱۲	۴۰ — ۱۶
ملتان چھاؤنی۔ لاہور براستہ لودھراں قصور	۴۲/۴۳ پسنجر	۵۵ — ۱۶	۰ — ۹
لاہور۔ سمہ سٹہ۔ براستہ قصور لودھراں	۱۴۴ پسنجر	۵۵ — ۶	۴۵ — ۱۹
سمہ سٹہ۔ لاہور براستہ لودھراں قصور	۱۴۳ پسنجر	۰ — ۴	۵۰ — ۱۸
قصور۔ لاہور	۱۶۹ پسنجر	۴۵ — ۷	۲۵ — ۹
لاہور۔ قصور	۱۴۶ پسنجر	۰ — ۱۹	۴۰ — ۲۱
لاہور۔ گنڈا سنگھ والا	۱۷۰ پسنجر	۳۵ — ۹	۲۰ — ۱۲

گنڈا سنگھ والا - لاہور	۱۴۵ پسنجر	۱۲—۳۵	۱۶—۵۰
لاہور - شورکوٹ روڈ	۲۰۱ پسنجر	۱۷—۵۰	۱—۰
لاہور - سرگودہا براستہ جڑانوالہ جھنگ مگھیانہ	۱۸۱ پسنجر	۹—۴۰	۱—۸
سرگودہا - لاہور براستہ جھنگ	۱۸۲ پسنجر	۳—۳۰	۱۷—۳۰
مگھیانہ - جڑانوالہ			
شورکوٹ روڈ - لاہور	۲۰۲ پسنجر	۲—۲۵	۹—۵۰
ملتان چھاؤنی - کیمبل پور	۴۸/۴۵ پسنجر	۶—۵۵	۳—۵
کیمبل پور - ملتان چھاؤنی	۶۲/۵۹ پسنجر	۱۰—۱۵	۶—۲۰
شورکوٹ روڈ - لالہ موسیٰ	۵۷ پسنجر	۲—۱۵	۱۲—۴۰
لالہ موسیٰ - شورکوٹ روڈ	۵۸ پسنجر	۱۴—۳۵	۱—۱۰
شورکوٹ روڈ - لالہ موسیٰ	۴۹ پسنجر	۹—۴۵	۲۲—۳۵
چھیراں - خانپور	۱۷۵ پسنجر	۷—۱۰	۸—۳۰
خانپور - چھیراں	۱۷۶ ملی جلی	۵—۰	۶—۳۵
ملتان چھاؤنی - کیمبل پور	۶۰/۶۱ پسنجر	۱۷—۳۵	۱۱—۵۵
کیمبل پور - ملتان چھاؤنی	۴۶/۴۷ پسنجر	۲۱—۴۰	۱۸—۳۵
راولپنڈی - منڈرا بھادن	۸۰/۷۵ پسنجر دوم ڈیوڑھا اور تیسرا	۱۷—۲۵	۲۲—۲۰
حویلیاں - راولپنڈی	۸۶ - پسنجر	۲۱—۶	۸—۲۰
راولپنڈی - حویلیاں	۸۱ - پسنجر	۴—۲۵	۸—۵
حویلیاں - ٹیکسلا	۸۲ - پسنجر	۸—۴۰	۱۰—۴۰
"	۸۴ - پسنجر	۱۵—۱۵	۱۷—۲۰
ٹیکسلا - حویلیاں	۸۵ پسنجر	۱۸—۳۰	۲۰—۴۲
"	۸۳ پسنجر	۱۱—۵۰	۱۴—۱۵
نوشہرہ - درگئی	۸۹ پسنجر	۱۵—۰	۱۷—۴۰
"	۸۷ پسنجر	۱۰—۵۰	۱۰—۳۰
پشاور چھاؤنی - نوشہرہ درگئی	۶۹/۵۳ پسنجر سوائے منگل	۱۶—۱۰	۲۱—۲۰
درگئی - نوشہرہ - پشاور چھاؤنی	۷۰-۷۱ پسنجر	۴—۵۰	۹—۴۵
راولپنڈی - کوہاٹ چھاؤنی	۱۱۴/۱۱۱ پسنجر	۷—۱۵	۱۶—۱۰
"	۱۱۸/۱۱۵ پسنجر	۲۰—۱۰	۴—۴۰
کوہاٹ چھاؤنی - راولپنڈی	۱۱۶/۱۱۷ پسنجر	۲۱—۲۰	۴—۴۰
"	۱۱۲/۱۱۳ پسنجر	۶—۴۵	۱۵—۰
ماڑی انڈس - ٹانک	۹۱ پسنجر ملی جلی بدھوار	۸—۴۵	۱۷—۱۰
ٹانک - ماڑی انڈس	۹۲ ملی جلی جمعرات	۶—۴۰	۱۵—۵
بنوں - ماڑی انڈس	۹۴ ملی جلی	۱۰—۰	۱۷—۰
ماڑی انڈس - بنوں	۹۴ " "	۷—۰	۱۴—۵
پشاور چھاؤنی - نوشہرہ درگئی -	۶۹/۷۲ پسنجر جنگلی	۱۸—۵	۲۲—۴۰
لاہور - ملتان - براستہ پاکپتن لودھراں	۴۱/۴۲ پسنجر	۱۴—۳۵	۷—۵۵
لاہور - وزیرآباد براستہ نارووال	۱۶۰/۱۵۷ پسنجر	۱۳—۵	۱۹—۵۳
وزیرآباد - لاہور براستہ نارووال	۱۵۸/۱۳۹ پسنجر	۶—۴۰	۱۳—۴۰
لاہور - نارووال	۱۵۵ پسنجر	۱۷—۳۰	۲۰—۲۵
نارووال - لاہور	۱۵۶ پسنجر	۶—۳۵	۹—۲۰
لاہور - چک امرو	۱۵۳ پسنجر	۶—۵۵	۱۲—۵۰
چک امرو - لاہور	۱۵۴ پسنجر	۱۲—۳۵	۲۰—۰
روہڑی - کوئٹہ	۱۵ پسنجر	۱۵—۰	۷—۲۵
کوئٹہ - روہڑی	۱۶ پسنجر	۱۹—۲۵	۱۰—۵۰
بھیرہ - ملکوال	۱۰۹ پسنجر II III	۱۸—۴۰	۱۹—۴۰
ملکوال - بھیرہ	۱۰۴ ملی جلی	۲۰—۲۰	۲۱—۴۰
جیکب آباد - کوٹڑی	۲۱۲ پسنجر	۹—۲۰	۲۲—۴۵

روہڑی دادو	۲۲۰/۲۱۷ پسنجر	۱۸—۲۰	۱—۲۵
کوٹڑی جیکب آباد	۲۱۱ پسنجر	۵—۴۵	۱۹—۴۰
کوٹڑی روہڑی	۲۱۶/۲۱۳ پسنجر	۲۱—۰	۹—۵۰
جیکب آباد - روہڑی	۲۲۲ پسنجر	۱۸—۲۰	۲۱—۲۵
ٹنڈو آدم - پڈیدن براستہ ٹھارو شاہ	۲۳۴/۲۳۱ مجیہ انٹر اور تھرڈ	۹—۲۰	۱۹—۱۰
پڈیدن ٹنڈو آدم براستہ ٹھارو شاہ	۲۳۲/۲۳۳ مجیہ انٹر اور تھرڈ	۵—۵۵	۱۶—۰
پڈیدن - محراب پور	۲۳۷ پسنجر	۱۶—۱۵	۱۹—۱۵
"	۲۳۵ پسنجر	۷—۵	۹—۵۰
محراب پور - پڈیدن	۲۳۸ پسنجر	۱۹—۴۵	۲۳—۲۰
"	۲۳۶ پسنجر	۱۰—۲۰	۱۳—۴۵
جیکب آباد - لاڑکانہ	۲۲۴ ملی جلی	۸—۴۵	۱۵—۴۰
بادن - کوٹڑی	۲۲۴ پسنجر	۱۵—۵۰	۲۰—۵
جیکب آباد - کاشمور	۲۴۵ مجیہ انٹر اور تھرڈ	۵—۲۰	۱۱—۲۰
جیکب آباد - کھنڈکوٹ	۲۸۵ پسنجر	۸—۰	۱۱—۴۵
کاشمور - جیکب آباد	۲۴۶ مجیہ انٹر اور تھرڈ	۱۲—۱۰	۱۸—۰
کانڈاکوٹ - جیکب آباد	۲۸۶ پسنجر	۱۲—۴۵	۱۶—۴۵
سبی - کھوسٹ	۲۸۳ ملی جلی مجیہ پیر - بدھ - جمعہ	۲—۴۰	۱۱—۱۵
کھوسٹ - سبی	۲۸۴ " "	۱۲—۲۵	۲۰—۱۵
بوسٹ - سنڈے مان	۲۷۳ مجیہ پسنجر	۱۰—۵۰	۷—۴۰
بوستان - ہندو باغ	۲۸۷ ملی جلی سنگل جمعرات جمعہ ہفتہ	۱—۵۰	۱۷—۲۰
ہندو باغ - بوستان	۲۸۸ مجیہ پیر - جمعرات جمعہ ہفتہ	۶—۴۰	۱۲—۲۵
فورٹ سنڈے مان بوستان	۲۷۴ مجیہ منگل	۱۶—۳۰	۱۲—۲۵
کوئٹہ چمن	۲۷۱ ملی جلی	۹—۰	۱۶—۱۵
چمن - کوئٹہ	۲۷۲ " "	۷—۰	۱۴—۳۵
روہڑی حبیب کوٹ	۲۳۹ پسنجر	۲۴—۰	۱—۳۰
حبیب کوٹ روہڑی	۲۴۰ پسنجر	۲—۵۰	۴—۲۰
زاہدان - کوئٹہ	۲۷۹/۲۸۲ ملی جلی جمعہ	۴—۰	۶—۵۰
احمدوال - کوئٹہ	۲۷۵/۲۷۸ " پیر جمعہ	۸—۲	۱۶—۵۰

ریلوے سروسوں کی منسوخی

۳۔ نمبر ۴۸ ڈاؤن ۴۵ اپ ۴۶ ڈاؤن اور ۴۷ اپ۔ ۴۱ ڈاؤن ۴۷ اپ مسافر گاڑیاں جو ملتان اور راولپنڈی کے درمیان براستہ کیمبل پور چل رہی ہیں وہ راولپنڈی اور کیمبل پور کے درمیان منسوخ کردی جائینگی اور صرف ملتان چھاؤنی اور کیمبل پور کے درمیان چلیں گی۔ جیساکہ درج ذیل ہے۔

۴۸ - ۴۵ اپ مسافر گاڑی ملتان چھاؤنی روانگی ۶—۵۰
۴۶ - ۴۷ اپ مسافر گاڑی کیمبل پور ۲۱—۴۰

	آمد
کیمبل پور	۳—۵
ملتان چھاؤنی	۱۸—۳۰

۴۔ ریلوے سروسوں میں توسیع

(۱) ۱۵۔ اپ اور ۱۶ ڈاؤن مسافر گاڑیاں جو اس وقت روہڑی اور سبی کے درمیان چل رہی ہیں اب روہڑی اور کوئٹہ کے درمیان توسیع کے ساتھ چلائی جائیں گی۔ وقت حسب ذیل ہے۔

۱۵ اپ مسافر گاڑی روہڑی روانگی ۱۵—۰ کوئٹہ آمد ۷—۲۵
۱۶ ڈاؤن مسافر گاڑی کوئٹہ ۱۹—۴۵ روہڑی ۲—۵۰

(II) ۱۵۹ اپ اور ۱۶۰ ڈاؤن مسافر گاڑیاں جو اس وقت لاہور اور لالہ موسیٰ کے درمیان چل رہی ہیں۔ اب توسیع کے ساتھ لاہور اور جہلم کے درمیان چلائی جائیں گی۔ وقت حسب ذیل ہے۔

۱۵۹ اپ لاہور روانگی ۱۸—۱۰ لالہ موسیٰ آمد ۲۲—۲۰ جہلم آمد ۵—۴۰ روانگی ۴—۲۰
۱۶۰ ڈاؤن جہلم ۶—۳۰ " ۷—۲۵ لاہور ۱۲—۳۵ روانگی ۷—۵۰

(III) ۱۷ اپ اور ۱۸ ڈاؤن تیز رفتار مسافر گاڑیاں جو لاہور اور راولپنڈی کے درمیان چل رہی ہیں۔ توسیع

کے ساتھ لاہور اور کیمبل پور کے درمیان چلائی جائیں گی وقت حسب ذیل ہے

۱۷ اپ تیز رفتار مسافر گاڑی لاہور ۵-۶ روانگی کیمبل پور ۱۰-۱۸ آمد

۱۸ ڈاؤن " کیمبل پور ۱۵-۶ لاہور ۳۰-۱۸

۵- نئے کنکشن

(i) ۶۲ ڈاون مسافر گاڑی جو کیمبل پور سے ملتان کو آئے گی۔ اس کا کنکشن ۱۰ ڈاؤن مسافر گاڑی کے ساتھ روہڑی اور کوئٹہ والی جانب کے لئے شیر شاہ کے مقام پر ہوگا۔

(ii) ۵۲ ڈاؤن مسافر گاڑی بتوسیع لالہ موسیٰ سے ۱۵۳ اپ مسافر گاڑی سے بمقام سرگودھا کنکشن کے ماڑی انڈس تک جائے گی۔

(iii) ۵۷ مسافر گاڑی شورکوٹ روڈ سے براستہ جھنگ مگھیانہ ۵۲ ڈاؤن مسافر گاڑی ہنڈیوالی سے کنکشن لائل پور تک ہوگا۔

(iv) ۱۲ ڈاؤن چناب ایکسپریس ٹرین پشاور چھاؤنی سے ۴۰-۳ ڈاؤن مسافر گاڑی سے حیدر آباد سے میٹر گیج لائن پر کنکشن ہوگا۔

مسافر گاڑی کی سروس ۳۱ مارچ کی شب اور یکم اپریل ۱۹۵۱ء سے مکمل ہوگی

(i) ۱۶ ڈاؤن مسافر گاڑی کوئٹہ سے تیار ہو کر ۴۵-۱۹ بجے ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء کو نئے وقت کے مطابق چلے گی۔

(ii) ۱ اپ مسافر گاڑی سبی پہنچ کر ۵۵-۲۲ بجے ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء سے نئے وقت کے مطابق کوئٹہ کو چلے گی۔

(iii) ۴۳ ڈاؤن مسافر گاڑی ۳۰- لالہ موسیٰ پہنچ کر یکم اپریل ۱۹۵۱ء یہاں سے نئے وقت کے مطابق چلے گی۔

(iv) ۱۱ اپ چناب ایکسپریس ۰-۹ پر گوجر خان پہنچ کر یکم اپریل ۱۹۵۱ء سے پشاور چھاؤنی تک موجودہ اوقات کے مطابق چلے گی۔ ۱۱ اپ ٹرین کی یکم اپریل کو لالہ موسیٰ اور گوجر خان کے درمیان سروس نہیں ہوگی۔

(v) ۱۱ اپ چناب ایکسپریس ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء سے ۳۲-۲۲ پر پدیدن پہنچ کرنئے وقت کے مطابق متبدلہ راستے سے سرگودھا۔ ملکوال۔ لالہ موسیٰ چلے گی۔

(vi) ۱۲ ڈاؤن چناب ایکسپریس ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء کو ۵۵-۲۳ پر ڈینا پہنچ کرنئے وقت کے مطابق لیٹ ٹرین کی طرح متبدلہ طور پر بذریعہ لالہ موسیٰ۔ ملکوال۔ سرگودھا چلے گی۔

(vii) ۱۸۱ اپ پسنجر ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء کو ۳۹-۲۳ پر ہنڈیوالی پہنچ کر موجودہ اوقات کے مطابق سرگودھا تک چلے گی۔ ۱۸۱ اپ کی یکم اپریل کو ہنڈیوالی اور سلانوالی کے درمیان کوئی سروس نہیں ہوگی۔

نوٹ :- نیا نظام الاوقات جو مرتب ہو گیا ہے۔ وہ یکم اپریل ۱۹۵۱ء سے ہر ریلوے بک سٹال سے آٹھ آنے پر مل سکتا ہے

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

No. P.B. 2/3-14

D/ 26/3/51

بقیہ صفحہ اول

اس خرچ کو کئی سالوں پر پھیلایا جائے گا۔ آئندہ سال کے بجٹ میں اسکے لئے چالیس لاکھ روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اس کالج سے ملحق ایک شفاخانہ بھی ہوگا جسمیں پانچ سو مریضوں کی رہائش کا بندوبست ہوگا۔ بعد میں داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد ایک ہزار تک بڑھا دی جائے گی۔ تپدق کے سالی سینی ٹوریم کو وسیع کرنے کے لئے بھی ۵ لاکھ ۳۴ ہزار سات سو پچاس روپے منظور کئے گئے ہیں۔

زراعت

محکمہ زراعت کے تحت تحقیقاتی کام کو وسعت دینے کے سلسلے میں ٹریکٹروں اور دیگر مشینی آلات فراہم کرنے کے لئے ایک لاکھ ۳۶ ہزار کی رقم فراہم کی گئی ہے۔ مونگ پھلی پر تحقیقاتی کام کرنے کے لئے ۴۴ ہزار روپے منظور ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں چارے کی فصلوں کے متعلق تجرباتی کام کے لئے چکوال میں ۳۲ ہزار روپے کے خرچ سے ایک نیا سب سٹیشن قائم کیا جائے گا۔ نیز ٹیوب ویل کی مشینیں خریدنے اور کپاس کی فصل کا اعلیٰ معیار قائم رکھنے کے لئے علی الترتیب ۹ لاکھ اور بیس لاکھ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ یتیم خانوں بیوہ خانوں گونگے اور بہرے بچوں کے سکول مغربی اضلاع میں پانی کی بہم رسانی ابدررو کی سکیموں۔ لاکھ کی کاشت کی تحقیقات شہد کی مکھیوں کی افزائش، پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ کرنے کے طریقوں اور بعض علاقوں میں میٹھے پانی کی دریافت کے لئے بھی بڑی بڑی رقموں کی منظوری عمل میں آئی ہے

مصارف سرمایہ

مصارف سرمایہ (Capital Expenditure) کے تحت ۴ کروڑ ۹۹ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے گذشتہ سال یہ رقم صرف گیارہ کروڑ ۸ لاکھ روپے تھی۔ یہ رقم جن کاموں پر خرچ ہوگی ان میں تھل آبپاشی سکیم، رسول پن بجلی کا منصوبہ، رسول ٹیوب ویل کا منصوبہ، بمبانوالہ راوی بیدیاں نہر میانوالی پن بجلی پراجیکٹ، لائلپور بجلی اسٹیشن اور منڈی کے اداروں کی بحالی شامل ہے۔ تھل میں ایک لاکھ ۳۶ ہزار ایکڑ زمین آباد کی جا چکی ہے امید ہے ۵۲-۱۹۵۱ء میں دو لاکھ ایکڑ زمین اور آباد ہو جائے گی۔ رسول پن بجلی کا منصوبہ اور بمبانوالہ راوی بیدیاں نہر آئندہ مالی سال کے دوران میں مکمل ہو جائیں گے۔ رسول ٹیوب ویل اور لائلپور بجلی اسٹیشن پر کام شروع ہو چکا ہے۔ میانوالی پن بجلی پراجیکٹ جس پر اندازاً ۹ کروڑ ۹۷ لاکھ روپے خرچ کا اندازہ ہے ۵۲-۱۹۵۱ء میں پہلی بار شروع کرنے کا ارادہ ہے

روڈ ٹرانسپورٹ

سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے تین کروڑ ۴۱ لاکھ روپے منظور ہوئے ہیں۔ نیز ۷۴ لاکھ روپے کی ایک رقم نئی بسوں کی خرید اور مختلف بس سروسوں میں توسیع کے لئے مختص کی گئی ہے۔ روڈ ٹرانسپورٹ کو قومی ملکیت بنانے کے سلسلے میں ایک بل بھی بنایا جا رہا ہے جس کی تفصیلات طے کرنے کے لئے مرکزی حکومت کے ساتھ خط و کتابت جاری ہے۔

سوت کاتنے اور کپڑا بننے کے چار کارخانے قائم کرنے کے لئے بھی ڈیڑھ کروڑ روپے کی خطیر رقم علیحدہ رکھی گئی ہے — بجٹ کی جملہ تفصیلات پر روشنی ڈالنے کے بعد گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر نے محکمہ مالیات کے جملہ ملازمین معتمد مالیات مسٹر ڈے کے ملک اور اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب مسٹر ایم بی احمد کی محنت اور فرض شناسی کا اعتراف کرتے ہوئے مالیات اور حسابات کو درست رکھنے کے سلسلے میں ان کے کام کو بہت سراہا۔

(نامہ نگار خصوصی)

اعلان

۱۶/۳/۵۱ کے الفضل کے پرچے میں والد بزرگوار چوہدری محمد بخش صاحب ریٹائرڈ سٹور کیپر کے بارے میں گم ہو جانے کا اعلان شائع ہوا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والد صاحب بخیریت ہیں جملہ واقف کار اصحاب مطلع رہیں

خاکسار :- عنایت اللہ حصاری فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ماڈل ٹاؤن لاہور